ترجمة القرآن

حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت

قال اللہ تعالیٰ و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین (آل عمران۔ 97)

ترجمہ:۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور اللہ کیلئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ جہانوں سے بے نیاز ہے۔

قارئین کرام: حج اسلام کا عظیم الشان رکن ہے جس کی ادائیگی صاحب استطاعت ہر مسلمان کیلئے لازمی اور واجب ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں مفسرین نے وضاحت کی ہے کہ استطاعت سے مراد' الزاد و الراحلۃ'' ہے۔ یعنی آمد و رفت کا خرچ اور اس کے بعد گھر میں بچوں' کی کفالت کا انتظام ہے۔ ایسے لوگوں پر حج فرض ہے۔ اور استطاعت کے باوجود نہ کرنے کو قرآن حکیم نے کفر سے تعبیر کیا ہے۔ صاحب استطاعت کیلئے زندگی میں ایک دفعہ حج کرنا ضروری ہے (اگر کوئی نفلی حج بار بار کرتا ہے تو اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے) جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فقال یایھا الناس قدفرض اللہ علیکم الحج فحجوا فقال رجل "اکل عام یا رسول اللہ؟" فسکت حتی قالھا ثلاثا فقال رسول اللہ ﷺ لوقلت نعم لوجبت ولما استطعتم ' ثم قال "ذرونی ما ترکتم ' فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم و اختلافھم علی انبیاء ھم فاذا امرتکم بشئی فاتوا منہ مااستطعتم واذانھیتکم عن شئی فدعوہ (رواہ مسلم' کتاب الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے' پس تم حج کرو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کیا ہر سال حج کرنا (فرض) ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے (بقیہ صفحہ آخر پر)

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة الحدیث

زادِ راہ حلال ہونا چاہیے

عن ابی ھریرۃ رضی الہ عنہ ان النبی ﷺ قال اذا خرج الحاج حاجا بنفقۃ طیبۃ ووضع رجلہ فی الغرز فنادی لبیک اللھم لبیک ناداہ مناد من السماء لبیک و سعدیک زادک حلال و راحلتک حلال و حجک مبرور غیر مازور واذا خرج بالنفقۃ الخبیثۃ فوضع رجلہ فی الغرز فنادی لبیک ناداہ مناد من السماء ولا لبیک ولا سعدیک زادک حرام و نفقتک حرام و حجک مازور غیر ماجور (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک شخص حج کرنے کیلئے پاکیزہ مال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے۔ لبیک وسعدیک۔ تیرا زادِ راہ حلال ہے۔ تیری سواری حلال ہے تیرا حج قبول ہے آپ پر کوئی بوجھ نہیں۔ اور جب کوئی شخص حرام مال لے کر حج کیلئے جاتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی اواز لگاتا ہے تو آواز آتی ہے لا لبیک ولا سعدیک تیری حاضری قبول نہیں تیرا زادِ راہ حرام ہے خرچہ حرام مال کا ہے۔ اور تیرا حج قبول نہیں

قارئین کرام: مذکور حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کے حج کی قبولیت کیلئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ شرک کا ارتکاب نہ کرے بدعات سے اجتناب کرے اور ہر قسم کی اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچائے اور سنت کے مطابق حج کا فریضہ ادا کرے وہاں یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ اسکا زادِ راہ حلال اور پاکیزہ مال سے ہو۔ اگر اس کا خرچ حرام مال کا ہے تو پھر اس کا حج اور یہ سفر اللہ کے ہاں قطعی قابل قبول نہیں۔ بلکہ یہ سفر اس کے لئے وبال جان ہے۔ صرف حج کی عبادت کے لئے رزق حلال کی شرط نہیں بلکہ تمام عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کی اولین شرط ہے کہ انسان کا رزق حلال اور پاکیزہ ہو۔ وگرنہ اس کی کوئی عبادت اور دعاء اللہ کے ہاں قبول نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یایھا الناس ان اللہ طیب (بقیہ صفحہ آخر پر)